امیرالمؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے جنت کی بشارت

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میری امت میں جو سب سے پہلے سمندری جہاد کرے گا ان پر (جنت) واجب ہے" (صحیح بخاری:2924) یہ حدیث دشمنِ معاویہ رضی اللہ عنہ پر بہت بھاری ہے کیونکہ پہلے سمندری لشکر میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بھی شریک تھے دیکھیے صحیح بخاری:2799، 2800 اور ابن ماجہ 2776

(٩٢) بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي السِّكِّينِ

٢٩٢٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَأْكُلُ مِنْ كَتِفٍ يَحْتَزُّ مِنْهَا، ثُمَّ دُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَزَادَ: فَأَلْقَى السِّكِّينَ. [راجع: ٢٠٨]

باب:92-

[2923] حضرت

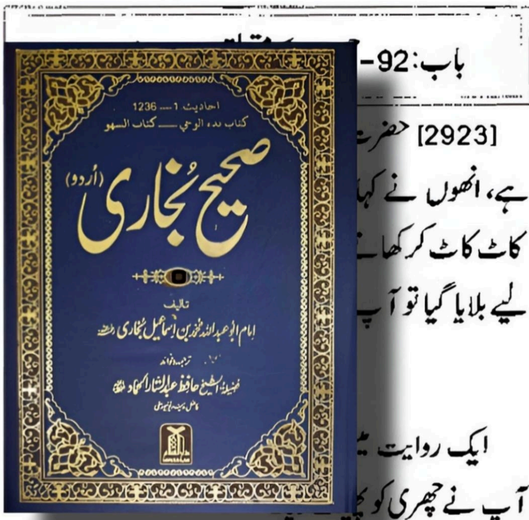
ہے، انھوں نے کہا

کاٹ کاٹ کر کھا

لیے بلایا گیا تو آپ

ایک روایت میں

آپ نے چھری کو پھینک



(٩٣) بَابُ مَا قِيلَ فِي قِتَالِ الرُّومِ

٢٩٢٤ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ: أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَتَى عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَهُوَ نَازِلٌ فِي سَاحِلِ حِمْصَ وَهُوَ فِي بِنَاءٍ لَهُ وَمَعَهُ أُمُّ حَرَامٍ، قَالَ عُمَيْرٌ: فَحَدَّثَتْنَا أُمُّ حَرَامٍ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا»، قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَا فِيهِمْ؟ قَالَ: «أَنْتِ فِيهِمْ»، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ»، فَقُلْتُ: أَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «لَا». [راجع: ٢٧٨٩]

باب: 93- روم سے جنگ کے متعلق روایات کا بیان

[2924] حضرت عمیر بن اسود عنسی نے بیان کیا کہ وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، جبکہ ان کا قیام ساحل حمص پر ان کے اپنے ہی مکان میں تھا۔ اور (ان کی بیوی) حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا بھی ان کے ساتھ تھیں۔ عمیر نے کہا: ہم سے حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ”میری امت میں سب سے پہلے جو لوگ بحری جنگ لڑیں گے، ان کے لیے جنت واجب ہے۔“ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میں انھی میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا: ”تم انھی میں سے ہو۔“ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ”میری امت میں سب سے پہلے جو لوگ قیصر روم کے دارالحکومت (قسطنطینیہ) پر حملہ آور ہوں گے وہ مغفرت یافتہ ہیں۔“ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں بھی ان لوگوں میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا: ”نہیں!“

امیرالمؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

پہلے سمندری لشکر میں سیدنا معاویہؓ شامل تھے

بِمِثْلِ مَا اَصَابَهُ مِنَ الْغُبَارِ مِسْكًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

١٠ : بَابُ فَضْلِ غَزْوِ الْبَحْرِ

٢٧٧٦ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَنْبَانَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ حَبَّانَ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ حَبَّانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ خَالَتِهِ اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيْبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَضْحَكَكَ قَالَ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِي عُرِضُوْا عَلَيَّ يَرْكَبُوْنَ ظَهْرَ هٰذَا الْبَحْرِ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا ثُمَّ قَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَاَجَابَهَا مِثْلَ جَوَابِهِ الْاَوَّلِ قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ قَالَ فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ غَازِيَةً اَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُوْنَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَلَمَّا انْصَرَفُوْا مِنْ غَزَاتِهِمْ قَافِلِيْنَ فَنَزَلُوْا الشَّامَ فَقُرِّبَتْ اِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَ فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ .

کے برابر جو اسے لگا کستوری ملے گی۔

باب: بحری جنگ کی فضیلت

۲۷۷۶: حضرت ام حرام بنت ملحانؓ فرماتی ہیں کہ ایک روز اللہ کے رسولؐ میرے قریب ہی استراحت فرما ہوئے پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کیوں مسکرا رہے ہیں؟ فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ مجھے دکھائے گئے جو اس سمندر کی پشت پر سوار ہونگے بالکل ایسے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھتے ہیں (اس سے مجھے خوشی ہوئی)۔ ام حرامؓ نے عرض کیا: اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل فرمادے۔ آپؐ نے ان کیلئے یہ دعا فرمائی پھر دوبارہ آنکھ لگ گئی پھر آپؐ نے ایسا ہی کیا اور ام حرامؓ نے پہلی بات دہرائی اور آپؐ نے سابقہ جواب دیا تو عرض کرنے لگیں: میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ مجھے بھی اس لشکر میں شامل فرمادے۔ فرمایا: تم پہلے لشکر میں ہوگی۔ انسؓ فرماتے ہیں جب مسلمانوں نے پہلی بار امیر معاویہؓ کے ساتھ سمندری جنگ کیلئے سفر کیا تو ام حرامؓ اپنے خاوند عبادہ کے ساتھ جہاد کے لئے نکلیں جب جنگ سے واپس ہوئے تو شام میں پڑاؤ ڈالا حضرت ام حرامؓ کے قریب جانور کیا گیا کہ سوار ہوں تو اس جانور نے انہیں گرادیا اور وہ انتقال کر گئیں۔

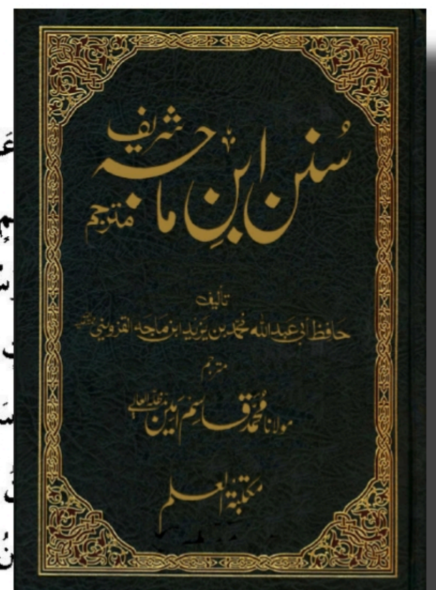
عَمَّارٍ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ ... مِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ اُمِّ ... سُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ غَزْوَةٌ ... فِي الْبَرِّ وَالَّذِي يُسْدَرُ فِي ... سَبِيْلِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ .

... يُوْسُفَ الْجُبَيْرِيُّ ثَنَا قَيْسُ ... نُ مَعْدَانَ الشَّافِعِيُّ عَنْ سُلَيْمٍ

۲۷۷۷: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کے ... یا کی ایک جنگ خشکی ... ئی سفر میں جس کا ... راہِ خدا میں اپنے خو...

۲۷۷۸ ... ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا:

وَسَنَدُہٗ صحیح



فضائل امیر معاویہ

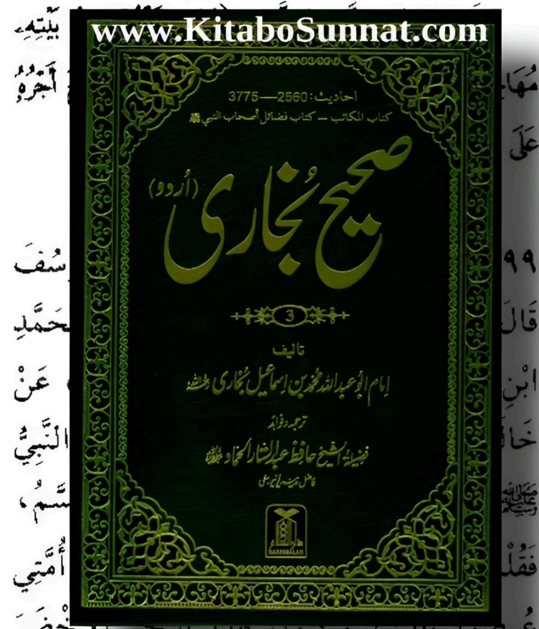
امیرالمؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا رضی اللہ عنہ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے جنت کی بشارت؟

مسلمان پہلی مرتبہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سمندری سفر پر روانہ ہوئے

(٨) بَابُ فَضْلِ مَنْ يُصْرَعُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَمَاتَ فَهُوَ مِنْهُمْ

باب: 8- اللہ کے راستے میں سواری سے گرنے کی فضیلت اور اگر وہ اسی حالت میں فوت ہو جائے تو مجاہدین میں سے ہوگا



عُرِضُوا عَلَيَّ، يَرْكَبُونَ هَذَا الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ». قَالَتْ: فَادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا، ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا، فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَأَجَابَهَا مِثْلَهَا، فَقَالَتِ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: «أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ». فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِيًا أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزْوَتِهِمْ قَافِلِينَ فَنَزَلُوا الشَّأْمَ فَقُرِّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ. [راجع: ٢٧٨٨، ٢٧٨٩]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرتے ہوئے اپنے گھر سے نکلے پھر راستے ہی میں اسے موت آ جائے تو اللہ کے ہاں اس کا اجر ثابت ہو چکا۔“ وَقَعَ کے معنی ہیں: وَجَبَ.

[2800,2799] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ اپنی خالہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: ایک دن نبی ﷺ میرے قریب ہی سو گئے۔ پھر جب آپ بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: آپ کس وجہ سے ہنس رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”میری امت میں سے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے جو اس سبز سمندر پر سوار ہوں گے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھے ہوتے ہیں۔“ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: آپ اللہ سے دعا کریں وہ مجھے ان لوگوں میں سے کر دے۔ آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی پھر دوبارہ سو گئے تو پہلی مرتبہ کی طرح کیا اور ام حرام رضی اللہ عنہا نے بھی پہلی مرتبہ کی طرح عرض کیا جس کا جواب آپ نے پہلی مرتبہ کی طرح دیا۔ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے ان میں سے کر دے۔ آپ نے فرمایا: ”تو پہلے لوگوں میں سے ہے۔“ چنانچہ وہ اپنے شوہر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جہاد کے لیے نکلیں جبکہ مسلمان پہلی مرتبہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سمندری سفر پر روانہ ہوئے۔ جب وہ غزوے سے واپس آئے تو شام میں پڑاؤ کیا۔ اس دوران میں ایک سواری ان (ام حرام رضی اللہ عنہا) کے

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

امیر المؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

صحیح بخاری پہلے سمندری جنتی لشکر والی حدیث 2924 کی شرح کرتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "اس حدیث میں حضرت معاویہ کی فضیلت ہے کیونکہ سب سے پہلے انھوں نے ہی بحری غزوہ کیا"

وجَوَّزَ بعضُهم أنَّ المرادَ بمدينة قَيصَر المدينة التي كان بها يومَ قال النبي ﷺ تلك المقالةَ، وهي حِمصُ، وكانت دارَ مملكته إذ ذاكَ، وهذا يَندَفِعُ بأنَّ في الحديث أن الذين يَغزُونَ البحرَ قبلَ ذلك، وأنَّ أمّ حَرَام فيهم، وحِمصُ كانت قد فُتِحَت قبلَ الغزوة التي كانت فيها أمُّ حَرَام، والله أعلم.

قلت: وكانت غزوةُ يزيدَ المذكورة في سنة اثنتَين وخمسينَ من الهجرة، وفي تلك الغَزاةِ مات أبو أيوبَ الأنصاري، فأوصى أن يُدفَنَ عند باب القُسطَنطينيَّة، وأن يُعفَّى قبرُه، ففُعِلَ به ذلك، فيقال: إنَّ الرُّومَ صاروا بعدَ ذلك يستسقون به.

وفي الحديث أيضاً التَّرغيب في سُكنى الشّام.

وقوله: «قد أَوجَبُوا» أي: فعلوا فعلاً وَجَبَت لهم به الجنَّة.

٩٤- باب قتال اليهود

٢٩٢٥- حدَّثنا إسحاقُ بنُ محمَّدٍ الفرْويُّ، حدَّ ...
رضي الله عنهما، أنَّ رسولَ الله ﷺ قال: «تقاتلونَ ا ...
فيقولُ: يا عبدَ الله، هذا يهوديٌّ ورائي فاقتُلْه».

[طرفه في: ٣٥٩٣]

٢٩٢٦- حدَّثنا إسحاقُ بنُ إبراهيمَ، أخبرنا جَرِ ...
عن أبي هريرةَ ﷺ، عن رسولِ الله ﷺ قال: «لا تقو ...
الحجرُ وراءَه اليهوديُّ: يا مسلمُ، هذا يهوديٌّ ورائي ف ...

قوله: «**باب قتال اليهود**» ذكر فيه حديثَي ابن ع ... يقعُ في مُستقبَلِ الزَّمان.

قوله: «**الفَرْوِي**» بفتح الفاءِ والرّاء[1]، منسوب ...

فتح الباري بشرح صحيح البخاري
تأليف
الإمام الحافظ شهاب الدين أحمد بن علي بن حجر العسقلاني
٧٧٣ - ٨٥٢هـ
أشرف على تحقيق الكتاب وتخريجه
شعيب الأرنؤوط — عادل مرشد
الجزء التاسع
الرسالة العالمية

(١) كذا وقع هنا، وظاهر العطف غير مرادٍ، والصواب ما قاله الحافظ نفسه في «تبصير المنتبه» ٣/ ١١٠٦: الفَرْوي بالفتح وسكون الراء، إسحاق بن محمد من شيوخ البخاري.

امیرالمؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے جنت کی بشارت

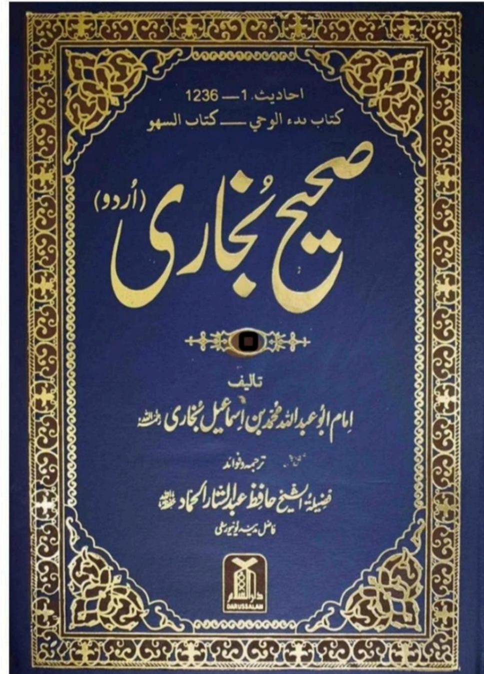
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" میری امت کے جو لوگ پہلا سمندری جہاد کریں گے، میں نے خواب میں انہیں جنت میں بادشاہوں کی طرح تختوں پر ٹیکیں لگائے دیکھا ہے۔ "

انبیاء علیہم السلام کو خواب میں بھی اسی طرح وحی کی جاتی ہے جس طرح حالتِ بیداری میں وحی کی جاتی ہے لہزاہ اس خواب (وحی) کے مطابق پہلا سمندری لشکر کنفرم جنتی ثابت ہوا اور انکی شان و شوکت اس خواب کے مطابق خوب ہوگی

٦٢٨٢، ٦٢٨٣- حدَّثنا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ إِلَى قُبَاءٍ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ، وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ قَالَتْ: فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: ((نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ

(٦٢٨٢-٨٣) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا' کہا کہ مجھ سے امام مالک نے' ان سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے۔ عبداللہ بن ابی طلحہ نے ان سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ جب رسول اللہ ﷺ قباء تشریف لے جاتے تھے تو ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے گھر بھی جاتے تھے اور وہ آنحضرت ﷺ کو کھانا کھلاتی تھیں پھر آنحضرت ﷺ سو گئے اور بیدار ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے۔ ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ اللہ کے راستے میں غزوہ کرتے ہوئے میرے سامنے (خواب میں) پیش کئے گئے' جو اس سمندر کے اوپر (کشتیوں میں) سوار ہوں گے (جنت میں وہ ایسے نظر آئے) جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں' یا بیان کیا کہ بادشاہوں کی طرح تخت پر۔ اسحاق کو ان لفظوں میں ذرا شبہ تھا (ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) میں نے عرض کیا آنحضرت ﷺ دعا کر دیں کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے بنائے۔ آنحضرت ﷺ نے دعا کی پھر آنحضرت ﷺ اپنا سر رکھ کر سو گئے اور جب بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ فرمایا کہ میری امت کے کچھ لوگ اللہ کے راستہ میں غزوہ کرتے ہوئے میرے سامنے پیش کئے گئے جو اس سمندر کے اوپر سوار ہوں گے جیسے بادشاہ تخت پر ہوتے ہیں یا مثل بادشاہوں کے تخت پر۔ میں نے عرض کیا کہ اللہ سے میرے لئے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تو اس گروہ کے سب سے پہلے لوگوں میں ہو گی چنانچہ ام حرام رضی اللہ عنہا نے (معاویہ رضی اللہ عنہ کی شام پر گورنری کے زمانہ میں) سمندری سفر کیا اور خشکی پر اترنے کے بعد اپنی سواری سے گر پڑیں اور وفات پا گئیں۔



فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

امیر المؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

سیدنا معاویہؓ کی سنت رسول ﷺ سے محبت

موذن نے اذان دی اور جو کلمات ادا کیے سیدنا معاویہؓ نے بھی وہی کلمات ادا کیے اور آخر میں حاضرین سے آپؓ نے فرمایا: میں نے اسی جگہ یعنی منبر پر اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو بھی یہی کرتے دیکھا تھا جو تم نے مجھے کرتے دیکھا

أَبُوبَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمِنْبَرِ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ: اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، قَالَ مُعَاوِيَةُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ. قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ: وَأَنَا. فَلَمَّا أَنْ قَضَى التَّأْذِينَ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى هَذَا الْمَجْلِسِ- حِينَ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ - يَقُولُ مَا سَمِعْتُمْ مِنِّي مِنْ مَقَالَتِي. [راجع: ٦١٢]

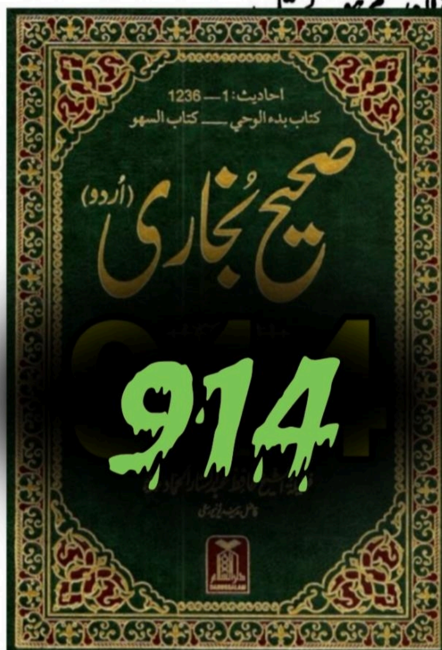
عبداللہ بن مبارک نے خبردی' انہوں نے کہا کہ ہمیں ابوبکر بن عثمان بن سہل بن حنیف نے خبردی' انہیں ابو امامہ بن سہل بن حنیف نے "انہوں نے کہا میں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کو دیکھا آپ منبر پر بیٹھے' مؤذن نے اذان دی "اللہ اکبر اللہ اکبر" معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "اللہ اکبر اللہ اکبر" مؤذن نے کہا "اشہد ان لا الہ الا اللہ" معاویہؓ نے جواب دیا وانا اور میں بھی توحید کی گواہی دیتا ہوں مؤذن نے کہا "اشہد ان محمد رسول اللہ" معاویہ نے جواب دیا وانا "اور میں بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیتا ہوں" جب مؤذن اذان کہہ چکا تو آپ نے کہا حاضرین! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اسی جگہ یعنی منبر پر آپ بیٹھے تھے مؤذن نے اذان دی تو آپ یہی فرما رہے تھے جو تم نے مجھ کو کہتے سنا۔

اذان کے جواب میں سننے والے بھی وہی الفاظ کہتے جائیں جو مؤذن سے سنتے ہیں' اس طرح ان کو وہی ثواب ملے گا جو مؤذن کو ملتا ہے۔

٢٤- بَابُ الْجُلُوسِ عَلَى الْمِنْبَرِ عِنْدَ التَّأْذِينِ

باب جمعہ کی اذان ختم ہونے تک ...

٩١٥- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ (أَنَّ التَّأْذِينَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمَرَ بِهِ عُثْمَانُ - حِينَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ - وَكَانَ التَّأْذِينُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ الإِمَامُ). [راجع: ٩١٢]



(٩١٥) ہم سے یحیٰی بن بکیر نے ... بن سعد نے عقیل کے واسطے ... سائب بن یزید نے انہیں خبر ... عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ... ہو گئے تھے اور جمعہ کے دن اذ... کرتا تھا۔

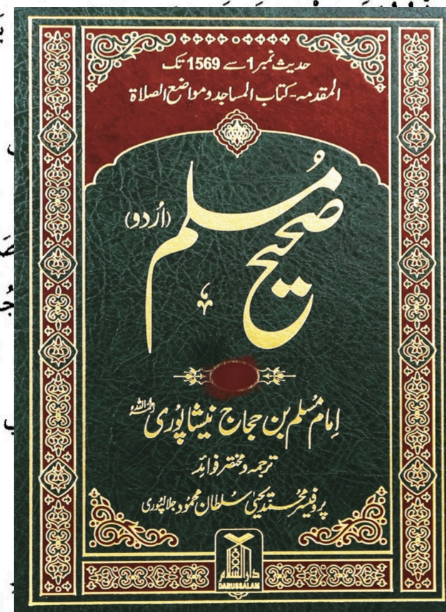
صاحب تفہیم البخاری حنفی دیوبندی کہتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ جمعہ کی اذان کا طریقہ ... اذان نماز سے کچھ پہلے دی جاتی تھی۔ لیکن جمعہ کی اذان کے ساتھ ہی خطبہ شروع ہو جاتا ... جاتی۔ یہ یاد رہے کہ آجکل جمعہ کا خطبہ شروع ہونے پر امام کے سامنے آہستہ سے مؤذن جو اذ... اذان بھی بلند جگہ پر بلند آواز سے ہونی چاہیے۔ ابن منیر کہتے ہیں کہ امام بخاریؒ نے اس حد... خطبہ سے پہلے منبر پر بیٹھنا مشروع نہیں ہے۔

امیرالمومنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

سیدنا معاویہ ؓ کی سنت رسول ﷺ سے محبت کی ایک اور مثال

ایک شخص نے فرض نماز ادا کی اور اگلی نماز اسی جگہ فوری شروع کر دی، سیدنا معاویہ ؓ نے انہیں دیکھ کر پاس جا کر سمجھایا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ جب تم فرض نماز ادا کر لو تو جگہ تبدیل کر لو یا اگلی نماز سے پہلے کوئی گفتگو کر لو اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ سیدنا معاویہ ؓ سنت رسول ﷺ کا کتنا احترام کرتے تھے خود بھی عمل کرتے اور لوگوں کی بھی اصلاح فرماتے



بَيْتِهِ،

بْنُ

عَنْ

صَلَاةِ

جُمُعَةِ

قَالَ

أَوْ

[2040] یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میں نے امام مالک پر (حدیث کی) قراءت کی، انھوں نے نافع سے اور انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی نفل نماز کو بیان کیا اور کہا کہ آپ جمعے کے بعد کوئی (نفل) نماز نہ پڑھتے حتیٰ کہ واپس تشریف لے جاتے پھر اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ یحییٰ بن یحییٰ نے کہا: میرا خیال ہے کہ میں نے (امام مالک کے سامنے) فَيُصَلِّي پڑھا تھا یا یقین ہے (کہ یہی پڑھا تھا۔)

بْنُ

نُمَيْرٍ، قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ.

[2041] سالم نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کی کہ نبیِ اکرم ﷺ جمعے کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

[٢٠٤٢] ٧٣-(٨٨٣) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ؛ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ، ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ، يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَآهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: نَعَمْ، صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِي مَقَامِي، فَصَلَّيْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ: لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ، إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتَّى تَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَنَا بِذٰلِكَ: أَنْ لَا نُوصِلَ صَلَاةً بِصَلَاةٍ حَتَّى نَتَكَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ.

[2042] غندر نے ابن جریج سے روایت کی، انھوں نے کہا: مجھے عمر بن عطاء بن ابی خوار نے بتایا کہ نافع بن جبیر نے انھیں نمر کے بھانجے سائب کے پاس بھیجا ان سے اس چیز کے بارے میں پوچھنے کے لیے جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز میں دیکھی تھی۔ سائب نے کہا: ہاں، میں نے مقصورہ (مسجد کے حجرے) میں ان کے ساتھ جمعہ پڑھا تھا اور جب امام نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور نماز پڑھی۔ جب معاویہ رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے تو مجھے بلوایا اور کہا: جو کام تم نے کیا ہے آیندہ نہ کرنا۔ جب تم جمعہ پڑھ لو تو اسے کسی دوسری نماز کے ساتھ نہ ملانا یہاں تک کہ گفتگو کر لو یا اس جگہ سے نکل جاؤ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس بات کا حکم دیا تھا کہ ہم کسی نماز کو دوسری نماز سے نہ ملائیں حتیٰ کہ ہم گفتگو کر لیں یا (اس جگہ سے) نکل جائیں۔

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

سیدنا ابو درداءؓ فرماتے ہیں

مَا رَأَيْتُ أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ، أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ مِنْ أَمِيرِكُمْ هَذَا، يَعْنِي مُعَاوِيَةَ .

میں نے رسول اللہ ﷺ کے جہان فانی سے رخصت ہونے کے بعد معاویہؓ سے بڑھ کر آپ ﷺ جیسی نماز پڑھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

الفوائد المنتقاة للسمر قندي : 67، وسنده صحيح

٦٧- حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ ، ثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ وَيَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالاَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ العَزِيزِ التَّنُوخِي ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الحَارِثِ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : مَا رَأَيْتُ أَحَدًا بَعْدَ رَسُـوْلِ اللهِ ﷺ أَشْبَهَ صَلاَةً بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ أَمِيْرِكُمْ هَذَا - يَعْنِي : مُعَاوِيَةَ -

٦٨- حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ ، ثَنَا إِبْرَهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ العَلاَءِ بْنِ زَبْرٍ عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ اليَحْصِبِيِّ (ق٧/٢) عَنْ وَاثِلَةَ

«الأوسط» (٢٢١٤ ، ٢٢٨٥ ، ٦٧٣٠ ، ٨١٧٠ ، ٨٦٥٤) وابن الأعرابى فى «معجمه» (٣٨٨ ، ١١٢١) وابن المنذر فى « الأوسط » (٥/٢٢٩) ، وابن خزيمة (١١٢٣) ، وابن بشران فى « الأمالى » (ج٢٣/ ق ٢/٢٥٣ - ١/٢٥٤) ، وتمام الرازى فى « الفوائد » (٤١٧ ، ٤١٨ ، ٤١٩ ، ٤٢٠) ، وابن المقرى فى «معجمه» (ق ٢/٤ - ٢/٦ - ١/٨ - ١/١١ - ١/٤٣ - ١/٤٤ - ٢/٦٠ - ١/١٢١ ، ١/١٣٩ ، ٢/١٤١) - ، وابن عدى فى «الكامل» (١/٢١٩ ، ٢/٦٧٨ ، ٧/٢٧٠٢) ، والبيهقىُّ (٢/٤٨٢) والخطيب (٥/١٩٧ ، ٧/١٩٥ ، ١٢/ ٢١٣ ، ١٣/٥٩) ، والبغوى فى « شرح السنة » (٨٠٤) وانظر « علل الحديث » (٣٠٣) لابن أبى حاتم .

وأخرجه عبد الرزاق (٣٩٨٧) وابن أبى شيبة (

٦٧-

١٣) م

الحار

الناسخ

٦٨- مد .

١٩٦

الجزء فيه من الفوائد المنتقاة الحسان العوالي

وَسندُہ صحیح

امیرالمؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

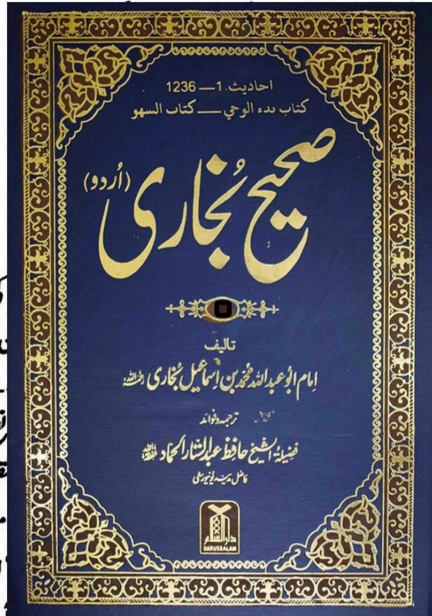
فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

ابن عباسؓ سے کہا گیا امیر المومنین معاویہؓ ایک وتر رکعت پڑھتے ہیں تو ابن عباسؓ نے کہا وہ تو خود فقیہ ہیں (صحیح بخاری:3765)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اپنی کتاب فتح الباری میں لکھتے ہیں:
"ابن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ شہادت (گواہی) کہ معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی اور فقیہ ہیں اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے کثیر فضائل ہیں۔"
(فتح الباری: جلد 14 صفہ 501)

زمانے تک یہاں قیام کیا۔ ہم اس پورے عرصہ میں یہی سمجھتے رہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے گھرانے ہی کے ایک فرد ہیں' کیونکہ حضور ﷺ کے گھر میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ کا (بکثرت) آنا جانا ہم خود دیکھا کرتے تھے۔

باب حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ کا بیان



...کی خدمات سنہری حرفوں سے لکھنے کے قابل ہیں مگر کوئی انسان بھول چوک سے ...ں کی حفاظت اللہ پاک خود کرتا ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ذکر کے سلسلے میں ...۔ الفاظ یہ ہیں:
...نع ہے کہ ہم معاویہؓ کے بارے میں کچھ کہیں۔ لیکن سچی بات یہ ہے کہ ان کے ...تصراً"

...معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں مرحوم کا یہ لکھنا مناسب نہ تھا۔ خود ہی صحابیت کے ادب ... انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی اس لغزش کو معاف فرمائے اور حشر ... صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ﴾ (الاعراف: ۴۳) کا مصداق بنائے آمین۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں اور حضرت ابو سفیان رسول کریم ﷺ کے چچا ہوتے ہیں بعمر ۸۲ سال ۶۰ھ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے شہر دمشق میں وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ و ارضاہ۔

٣٧٦٤- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: ((أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَهُ مَوْلًى لابْنِ عَبَّاسٍ، فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: دَعْهُ فَإِنَّهُ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)). [طرفه في : ٣٧٦٥].

(۳۷۶۴) کہا ہم سے حسن بن بشیر نے بیان کیا' ان سے عثمان بن اسود نے اور ان سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عشاء کے بعد وتر کی نماز صرف ایک رکعت پڑھی۔ وہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ (کریب) بھی موجود تھے۔ جب وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ایک رکعت وتر کا ذکر کیا) اس پر انہوں نے کہا' کوئی حرج نہیں ہے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھائی ہے۔

یقیناً ان کے پاس حضور ﷺ کے قول و فعل سے کوئی دلیل ہو گی۔

٣٧٦٥- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قِيْلَ لابْنِ عَبَّاسٍ: هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ إِلاَّ بِوَاحِدَةٍ، قَالَ: ((إِنَّهُ فَقِيْهٌ)). [راجع: ٣٧٦٤]

(۳۷۶۵) ہم سے ابن ابی مریم نے بیان کیا' کہا ہم سے نافع بن عمر نے بیان کیا' کہا مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ امیر المؤمنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں۔ انہوں نے وتر کی نماز صرف ایک رکعت پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ خود فقیہ ہیں۔

امیر المؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

صحیح بخاری 3765 میں ابن عباسؓ کی گواہی کہ معاویہؓ فقیہ ہیں کی شرح کرتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

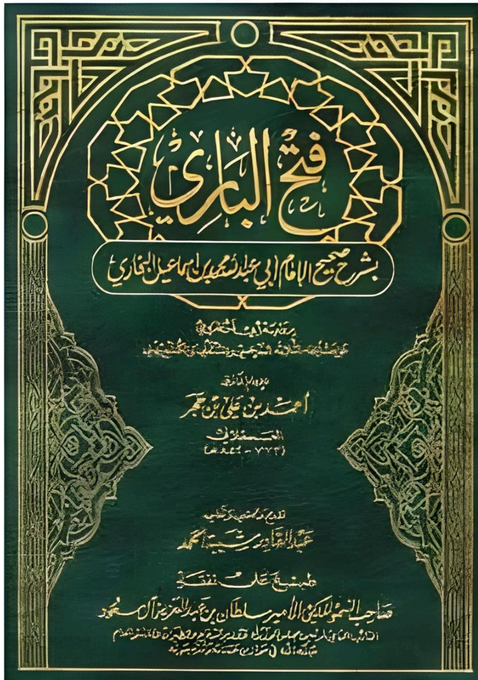
"شہادت ابن عباسؓ کی کہ معاویہؓ صحابیؓ اور فقیہ ہیں دلالت ہے اس بات پر کہ معاویہؓ کے ثابت ہیں کثیر فضائل"

(**تنبيه**) : عبر البخارى فى هذه الترجمة بقوله ذكر ولم يقل فضيلة ولا منقبة لكون الفضيلة لاتؤخذ من حديث الباب ، لأن ظاهر شهادة ابن عباس له بالفقه والصحبة دالة على الفضل الكثير ، وقد صنف ابن أبى عاصم جزءا فى مناقبه ، وكذلك أبو عمر غلام ثعلب ، وأبو بكر النقاش وأورد ابن الجوزى فى الموضوعات بعض الأحاديث التى ذكروها ثم ساق عن إسحق بن راهويه أنه قال لم يصح فى فضائل معاوية شىء ، فهذه النكتة فى عدول البخارى عن التصريح بلفظ منقبة اعتماداً على قول شيخه ، لكن بدقيق نظره استنبط مايدفع به رءوس الروافض ، وقصة النسائى فى ذلك مشهورة ، وكأنه اعتمد أيضا على قول شيخه إسحق ، وكذلك فى قصة الحاكم . وأخرج ابن الجوزى أيضا من طريق عبد الله بن أحمد بن حنبل : سألت أبى ماتقول فى على ومعاوية ؟ فأطرق ثم قال : اعلم أن عليا كان كثير الأعداء ففتش أعداءه له عيباً فلم يجدوا ، فعمدوا إلى رجل قد حاربه فأطروه كياداً منهم لعلى ، فأشار بهذا إلى مااختلقوه لمعاوية من الفضائل مما لا أصل له . وقد ورد فى فضائل معاوية أحاديث كثيرة لكن ليس فيها مايصح من طريق الإسناد ، وبذلك جزم إسحق بن راهويه والنسائى وغيرهما ، والله أعلم

مَنَاقِبُ فَاطِمَةَ رضيَ اللّٰهُ عنها

وقال النبيُّ صلى اللّٰهُ عليه : «فاطمةُ سيِّدةُ نساء أهلِ الجَنَّة» .

[٣٧٦٧] ٣٦٣١ــ نا أبوالوليد قال نا ابن عُيينة عن عمرو بن دينار عن ابن أبي مُليكة عن المِسور ابن مخرمةَ أنَّ رسولَ اللّٰه صلى اللّٰهُ عليهِ قال : «فاطمةُ بضعةٌ مِنِّي، فَمن أغضبَها أغضبَني» .



قوله (باب مناقب فاطمة) أى بنت رسول الله صلى الله علي
عليها السلام ، ولدت فاطمة فى الإسلام ، وقيل قبل البعثة ، وتزوجها
وولدت له وماتت سنة إحدى عشرة بعد النبى صلى الله عليه وس
عائشة ، وقيل بل عاشت بعده ثمانية وقيل ثلاثة وقيل شهرين وقي
ذلك فقيل إحدى وقيل خمس وقيل تسع وقيل عاشت ثلاثين
فى أول السيرة النبوية . وأقوى مايستدل به على تقديم فاطمة عل
قوله صلى الله عليه وسلم إنها سيدة نساء العالمين إلا مريم وأنها
بناته فإنهن متن فى حياته فكن فى صحيفته ومات هو فى حياتها
إلى أن وجدته منصوصاً : قال أبو جعفر الطبرى فى تفسير آل
الحسين بن على : إن جدتها فاطمة قالت « دخل رسول الله
فبكيت ، ثم ناجانى فضحكت ، فسألتنى عائشة عن ذلك فقل
عليه وسلم ؟ فتركتنى فلما توفى سألت فقلت : ناجانى » فذكر
قال « أحسب أنى ميت فى عامى هذا ، وإنه لم ترزأ امرأة من



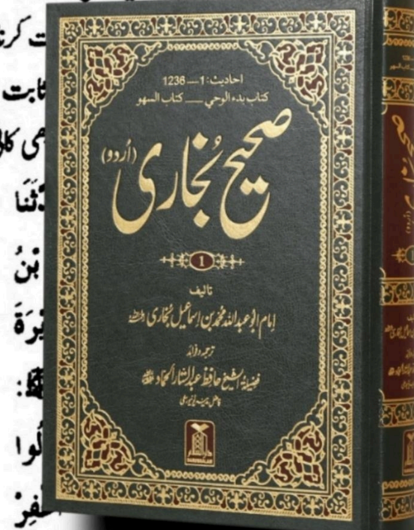
امیرالمؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بہت بڑی سعادت ہے

"سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کاٹنے کی سعادت نصیب ہوئی"

تھا وہ بالوں کو عجموں کی شہرت کا ذریعہ بھی گردانتے اور ان کی نقل اپنے لئے باعث شہرت سمجھتے تھے' اس لئے ان میں سے اکثر سر منڈ... ...ت کرنا پسند کرتے تھے۔ حدیث بالا سے ایسے لوگوں کے لئے دعا کرنا بھی ثابت ہوا جو بہتر ... ثابت ہوا کہ امر مرجوح پر عمل کرنے والوں کے لئے بھی دعائے خیر کی درخواست کی جا ... ھی کافی ہے مگر بہتر حلق ہی ہے۔



...ثَنَا ... بْنُ ... بْنِ ... رَةَ ... لُوا ... فِرْ ... لِلْمُحَلِّقِينَ))، قَالُوا: وَلِلْمُقَصِّرِينَ، قَالَ: قَالَهَا ثَلَاثًا. قَالَ: ((وَلِلْمُقَصِّرِينَ)).

(۱۷۲۸) ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا' کہا ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا' ان سے عمارہ بن قعقاع نے بیان کیا' ان سے ابوزرعہ نے اور ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اے اللہ! سر منڈوانے والوں کی مغفرت فرما! صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اور کتروانے والوں کے لئے بھی (یہی دعا فرمایئے) لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا اے اللہ! سر منڈوانے والوں کی مغفرت کر۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اور کتروانے والوں کی بھی! تیسری مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور کتروانے والوں کی بھی مغفرت فرما۔

۱۷۲۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ قَالَ ((حَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ وَطَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ)).

[راجع: ۱٦۳۹]

(۱۷۲۹) ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا' کہا ہم سے جویریہ بن اسماء نے' ان سے نافع نے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بہت سے اصحاب نے سر منڈوایا تھا لیکن بعض نے کتروایا بھی تھا۔

۱۷۳۰- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: ((قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِشْقَصٍ)).

(۱۷۳۰) ہم سے ابوعاصم نے بیان کیا' ان سے ابن جریج نے بیان کیا' ان سے حسن بن مسلم نے بیان کیا' ان سے طاؤس نے بیان کیا' ان سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور ان سے معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال قینچی سے کاٹے تھے۔

تشریح ارکان حج کی بجا آوری کے بعد حاجی کو سر کے بال منڈانے ہیں یا کتروانے' ہر دو صورتیں جائز ہیں' مگر منڈانے والوں کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار مغفرت کی دعا فرمائی اور کتروانے والوں کے لئے ایک بار' جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عنداللہ اس موقعہ پر بالوں کا منڈوانا زیادہ محبوب ہے۔ اس روایت میں حضرت معاویہ کا بیان وارد ہوتا ہے' اس کے وقت کی تعیین کرنے میں شارحین کے مختلف اقوال ہیں۔ یہ بھی ہے کہ یہ واقعہ حجۃ الوداع کے متعلق نہیں ہے ممکن ہے کہ یہ ہجرت سے پہلے کا واقعہ ہو کیونکہ اصحاب سیر کے بیان کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے پہلے بھی حج کئے ہیں۔ علامہ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں۔ وقد اخرج ابن

امیرالمؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

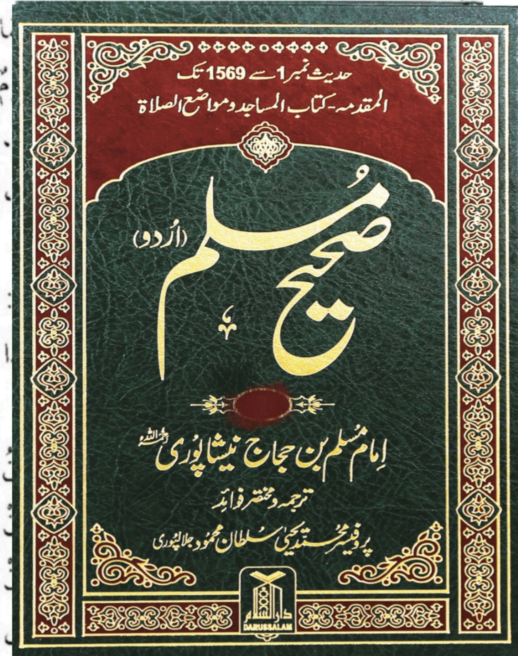
سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر آسمانوں میں - معاویہ رضی اللہ عنہ پر اللہ کا فخر کرنا

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ان چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں شامل تھے جن پر اللہ اپنے فرشتوں کے سامنے فخر فرما رہا تھا (صحیح مسلم:6857)

ان دونوں نے نبی ﷺ کے بارے میں گواہی دی کہ آپ نے فرمایا: ''جو قوم بھی اللہ عزوجل کو یاد کرنے کے لیے بیٹھتی ہے، ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں، رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر اطمینانِ قلب نازل ہوتا ہے اور اللہ ان کا ذکر ان میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔''

[6856] عبدالرحمن نے ہمیں حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے اسی سند سے اسی کے مانند حدیث بیان کی۔

[6857] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نکل کر مسجد میں ایک حلقے (والوں) کے پاس سے گزرے، انھوں نے کہا: تمھیں کس چیز نے یہاں بٹھا رکھا ہے؟ انھوں نے کہا: ہم اللہ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھے ہیں۔ انھوں نے کہا: کیا اللہ کو گواہ بنا کر کہتے ہو کہ تمھیں اس کے علاوہ اور کسی غرض نے نہیں بٹھایا؟ انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اس کے علاوہ اور کسی وجہ سے نہیں بیٹھے، انھوں نے کہا: دیکھو، میں نے تم پر کسی تہمت کی وجہ سے قسم نہیں دی۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے میری حیثیت کا کوئی شخص ایسا نہیں جو حدیث بیان کرنے میں مجھ سے کم ہو، (اس کے باوجود اپنے یقینی علم کی بنا پر میں تمھارے سامنے یہ حدیث بیان کر رہا ہوں کہ) رسول اللہ ﷺ نکل کر اپنے ساتھیوں کے ایک حلقے کے قریب تشریف لائے اور فرمایا: ''تم کس غرض سے بیٹھے ہو؟'' انھوں نے کہا: ہم بیٹھے اللہ کا ذکر کر رہے ہیں اور اس بات پر اس کی حمد کر رہے ہیں کہ اس نے اسلام کی طرف ہماری رہنمائی کی، اس کے ذریعے سے ہم پر احسان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اللہ کو گواہ بنا کر کہتے ہو کہ تم صرف اسی غرض سے بیٹھے ہو؟'' انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم اس کے سوا اور کسی غرض سے نہیں بیٹھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم پر کسی تہمت کی وجہ سے تمھیں قسم نہیں دی، بلکہ میرے پاس جبریل آئے اور مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ تمھارے ذریعے سے فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار فرما رہا ہے۔''



قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ، قَالَ: آللّٰهِ! مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوا: وَاللهِ! مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ، قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ، وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِّنِّي، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: «مَا أَجْلَسَكُمْ؟» قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ وَنَحْمَدُهُ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ، وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا، قَالَ: «آللهِ! مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟» قَالُوا: وَاللهِ! مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ، قَالَ: «أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ، وَلٰكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي؛ أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ».

امیر المومنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا ایک انداز

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو آپ تریسٹھ برس کے تھے اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہ (بھی اتنی ہی عمر کے ہوئے) اوراب میں بھی تریسٹھ برس کا ہوں۔

عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى ... وَهُوَ ابْنُ ثَلَا...

آپ کی وفات ہوئی اور آپ تریسٹھ سال کے تھے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خواہش تھی کہ ان کی وفات بھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور شیخین کی عمر میں ہو، لیکن ان کی یہ آرزو پوری نہ ہو سکی

حدیث نمبر 1 سے 1569 تک

المقدمہ-کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ

صحیح مسلم (اردو)

امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمہ اللہ

ترجمہ ومختصر فوائد

پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری

DARUSSALAM

وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ... فِيُّ: حَدَّثَنَا سَلَّا... حٰقَ قَالَ: كُنَّا ... بَةَ، فَذَكَرُوا سِ... ضُ الْقَوْمِ: ... ﷺ، قَالَ عَبْدُ اللهِ ... نُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ، وَمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ، وَقُ... عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ.

... کے تھے۔

قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ، يُقَالُ لَهُ: عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ: كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ، فَذَكَرُوا سِنَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً، وَمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ، وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ.

کہا: ان لوگوں میں سے ایک شخص نے، جنھیں عامر بن سعد کہا جاتا تھا، کہا: ہمیں جریر (بن عبداللہ بن جابر بجلی رضی اللہ عنہ) نے حدیث بیان کی کہ ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کا ذکر کیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اور آپ تریسٹھ برس کے تھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اور وہ تریسٹھ برس کے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور وہ بھی تریسٹھ برس کے تھے۔

[٦٠٩٩] ١٢٠-(...) وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ - وَّاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى - قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ الْبَجَلِيِّ، عَنْ جَرِيرٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ فَقَالَ: مَاتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ، وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّينَ.

[6099] شعبہ نے کہا: میں نے ابواسحٰق سے سنا، وہ عامر بن سعد بجلی سے حدیث روایت کر رہے تھے، انھوں نے جریر سے روایت کی، انھوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو آپ تریسٹھ برس کے تھے اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما (بھی اتنی ہی عمر کے ہوئے۔) اوراب میں بھی تریسٹھ برس کا ہوں۔

فائدہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پہلے چھوٹی مجلس میں یہ بات واضح کی، اس کے بعد خطبہ میں بھی بیان کر دی تاکہ لوگوں کو سیرت کے اس پہلو کا اچھی طرح پتہ چل جائے۔

امیر المؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

سیدنا معاویہؓ کا حدیث سنا کر مؤذن کی حوصلہ افزائی کرنا

طلحہ بن یحییٰ اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ میں معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس تھا، ان کے پاس مؤذن آیا اور ان کو نماز کے لیے بلایا تو معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''قیامت کے دن مؤذنوں کی گردنیں سب لوگوں سے لمبی ہوں گی۔

[صحیح مسلم، حدیث نمبر:852]

قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ: «مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: وَأَنَا أَشْهَدُ» وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ قَوْلَهُ: وَأَنَا.

ابن رُمح نے اپنی روایت میں کہا: جس نے مؤذن کی آواز سنتے ہوئے یہ کہا: وَأَنَا أَشْهَدُ. اور قتیبہ نے وَأَنَا کا لفظ بیان نہیں کیا۔

(المعجم٨) – (بَابُ فَضْلِ الْأَذَانِ وَهَرَبِ الشَّيْطَانِ عِنْدَ سَمَاعِهِ) (التحفة٨)

باب:8-اذان کی فضیلت اور شیطان کا اس کو سنتے ہی بھاگ کھڑے ہونا

[٨٥٢] ١٤-(٣٨٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَمِّهِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ يَدْعُوهُ إِلَى الصَّلَاةِ. فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

[852] عبدہ نے طلحہ بن یحییٰ (بن طلحہ بن عبید اللہ) سے اور انھوں نے اپنے چچا (عیسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ) سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، ان کے پاس مؤذن انھیں نماز کے لیے بلانے آیا۔ تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''قیامت کے دن مؤذن، لوگوں میں سب سے زیادہ لمبی گردنوں والے ہوں گے۔''

[٨٥٣] (...) وَحَدَّثَنِيهِ إِسْحٰقُ بْنُ ... نَا سُفْيَانُ عَنْ ... طَلْحَةَ قَالَ ... لُ اللهِ ﷺ.

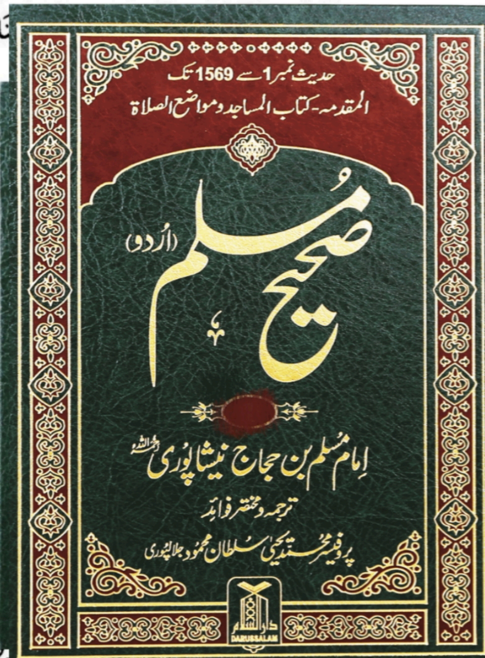
[853] سفیان نے طلحہ بن یحییٰ سے اور انھوں نے (اپنے چچا) عیسیٰ بن طلحہ سے روایت کی، کہا: میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا...... (آگے) سابقہ روایت کی مانند ہے۔

... بْنُ سَعِيدٍ، ... بْرَاهِيمَ. قَالَ ... حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ... عَنْ جَابِرٍ ... الشَّيْطَانَ إِذَا ... يَكُونَ مَكَانَ

[854] جریر نے اعمش سے، انھوں نے ابوسفیان (طلحہ بن نافع) سے اور انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بلاشبہ شیطان جب نماز کی پکار (اذان) سنتا ہے تو (بھاگ کر) چلا جاتا ہے یہاں تک کہ روحاء کے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔''

... رَّوْحَاءِ؟ فَقَالَ:

سلیمان (اعمش) نے کہا: میں نے ان (اپنے استاد



فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
امیر المؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

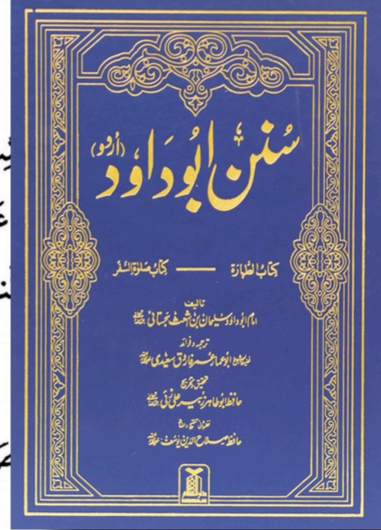
ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کی گواہی

ایک کلمہ جو سیدنا معاویہؓ نے نبی ﷺ سے سنا تھا اس سے انکو بہت فائدہ ہوا

قال: «رَجُلٌ فِيمَنْ كانَ قَبْلَكُمْ بِمَعْنَاهُ قال: عِرْضِي ...

قَا... ...سِمُ بنُ الْقَاسِ... عَبْدِ الله الْعَمِّيّ... ...نا أَنَسٌ عن الـ...

قَالَ ... ...صَحُّ.



کیا۔ کہا: جس نے مجھے برا بھلا کہا ہو میری عزت اس کے لیے (صدقہ) ہے۔"

امام ابوداود ؒ کہتے ہیں: اس روایت کو ہاشم بن قاسم نے روایت کیا تو کہا: عن محمد بن عبداللہ العمی عن ثابت قال حدثنا أنس عن النبیﷺ. مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی بیان کیا۔

امام ابوداود ؒ کہتے ہیں کہ حماد کی روایت زیادہ صحیح ہے۔

(المعجم ٣٧) - بَابٌ: فِي التَّجَسُّسِ (التحفة ٤٤)

باب: ٣٧-ٹوہ لگانے کا بیان

٤٨٨٨- حَدَّثَنا عِيسَى بنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ وَابنُ عَوْفٍ - وَهٰذَا لَفْظُهُ - قالَا: حَدَّثَنا الْفِرْيَابِيُّ عن سُفْيَانَ، عن ثَوْرٍ، عن رَاشِدِ بنِ سَعْدٍ، عن مُعَاوِيَةَ قال: سَمِعْتُ رَسُولَ الله ﷺ يَقُولُ: «إِنَّكَ إِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ» أو «كِدتَ أَنْ تُفْسِدَهُمْ»، فقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةٌ سَمِعَهَا مُعَاوِيَةُ مِنْ رَسُولِ الله ﷺ نَفَعَهُ اللهُ بِهَا.

۴۸۸۸- حضرت معاویہ ؓ سے روایت ہے' وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے: "اگر تو لوگوں کے عیوب کے پیچھے پڑ گیا تو تو انہیں بگاڑ دے گا"...... یا...... "قریب ہے کہ تو انہیں بگاڑ دے۔" تو حضرت ابودرداء ؓ کہتے ہیں: یہ بات جو حضرت معاویہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی اللہ نے انہیں اس سے بہت فائدہ دیا۔

فوائد و مسائل: ① عین ممکن ہے کہ لوگ عیب کھل جانے کی وجہ سے مزید جری ہو جائیں اور علی الاعلان غلط کام کرنے لگیں۔ تاہم امام عادل نصیحت اور اصلاح احوال کے لیے ان کی خبریں معلوم کرے تو جائز ہوگا۔ ② جس طرح سیدنا معاویہ ؓ کو اس فرمان نبوی سے فائدہ ہوا کہ وہ ایک کامیاب امیر رہے اسی طرح امت کے سب افراد ان کی اتباع کر کے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

٤٨٨٨ـ تخريج: [صحيح] أخرجه الطبراني في الكبير: ١٩/ ٣٧٩ من حديث الفريابي به؛ وسنده ضعيف، وصححه ابن حبان، ح: ١٤٩٥، وله شاهد حسن عند البخاري في الأدب المفرد، ح: ٢٤٨.

امیرالمؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی مقرر کیا ہوا تھا جو غریبوں کی حاجات ان تک پہنچایا کرتا تھا

[ابو داؤد:2948 / ترمذی:1332 و سندہ صحیح]

٢٩٤٨- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنا يَحْيَى بنُ حَمْزَةَ قالَ: حَدَّثني ابنُ أبي مَرْيَمَ أنَّ القَاسِمَ بنَ مُخَيْمِرَةَ أخبَرَهُ أنَّ أبَا مَرْيَمَ الأزْدِيَّ أخبَرَهُ قالَ: دَخَلْتُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ قالَ: مَا أنْعَمَنَا بِكَ أبَا فُلَانٍ - وَهِيَ كَلِمَةٌ تَقُولُهَا العَرَبُ - فَقُلْتُ: حَدِيثًا سَمِعْتُهُ أُخْبِرُكَ بِهِ، سَمِعْتُ رَسُولَ الله ﷺ يَقُولُ: «مَنْ وَلَّاهُ الله عَزَّوَجَلَّ شَيْئًا مِنْ أمْرِ المُسْلِمِينَ فَاحْتَجَبَ دُونَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ احْتَجَبَ الله عَنْهُ دُونَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتِهِ وَفَقْرِهِ»، قالَ: فَجَعَلَ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ.

۲۹۴۸- جناب ابومریم ازدی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملنے گیا (جب کہ وہ شام میں حکمران تھے) تو انہوں نے کہا: اے ابوفلاں! کیا خوب آئے ہو (یعنی ہمیں تمہارے آنے سے خوشی ہوئی ہے) اور یہ جملہ [مَا أنْعَمَنَا بِكَ] عرب لوگ بطور استقبال و خوش آمدید بولا کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: ایک حدیث ہے جو میں آپ کو بتانے آیا ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے: "اللہ تعالیٰ نے جس کسی کو مسلمانوں کے کسی معاملے کا والی اور ذمہ دار بنا دیا ہو' پھر وہ ان کی ضروریات' حاجت مندی اور فقیری میں ان سے ملنے سے گریز کرے (حجاب میں رہے) تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے حجاب فرمالے گا' جب کہ وہ ضرورت مند ہوگا' محتاج ہوگا اور فقیر ہوگا۔" چنانچہ انہوں نے ایک آدمی مقرر کر دیا جو لوگوں کی ضروریات اور حاجات ان تک پہنچاتا تھا۔

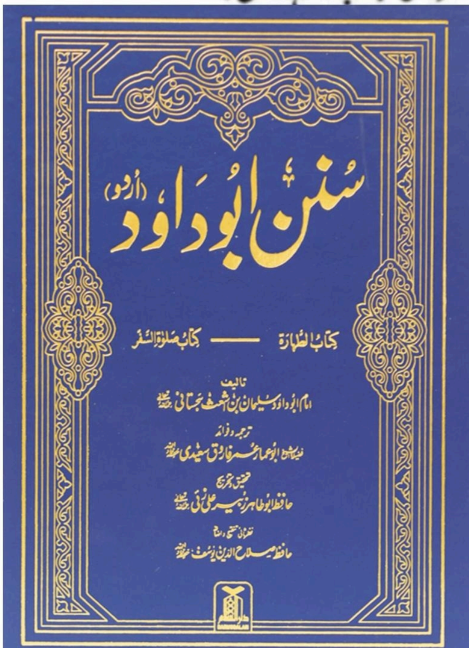
فائدہ: غیر شرعی اور غیر اسلامی سیاست میں یہ ہوتا ہے کہ حاکم اور رعیت میں فاصلہ ضروری سمجھا جاتا ہے۔ ان کا وہم ہے کہ عوام سے بہت زیادہ میل جول ہیبت اور رعب داب کو کم کر دیتا ہے' جبکہ اس
ہے۔ حاکم ان کا راعی اور خدمت گار ہے' اس کا عوام سے ملنے سے گریز کرنا اور ان کی
آخرت کا نقصان ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے گورنروں کی سخت سرزنش کرتے اگر یہ م
ٹوک ان سے نہیں مل سکتے۔

٢٩٤٩- حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أخبرنا مَعْمَرٌ عن

۲۹۴۹- حضرت
رسول اللہ ﷺ نے فر

٢٩٤٨ـ تخريج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الأحكام، باب ماجاء في إما
يحيى بن حمزة به، وذكر كلامًا، وصححه الحاكم: ٤/ ٩٣، ٩٤، ووافقه الذهبي،
ح: ١٣٣٢، وأحمد: ٥/ ٢٣٨ وغيرهما.

٢٩٤٩ـ تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه أحمد: ٢/ ٣١٤ عن عبدالرزاق به، وهو في



امیر المؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

سیدنا معاویہؓ کا لوگوں کو خلاف سنت کاموں سے روکنا

٤١٦٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عن مَالِكٍ، عن ابنِ شِهَابٍ، عن حُمَيْدِ بنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بنَ أَبِي سُفْيَانَ - عَامَ حَجَّ - وَهُوَ عَلَى المِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ يَقُولُ: يَا أَهْلَ المَدِينَةِ! أَيْنَ عُلَمَاؤُكُم، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هٰذِهِ وَيَقُولُ: «إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هٰذِهِ نِسَاؤُهُمْ».

۴۱۶۷-حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت امیر معاویہ بن ابوسفیان ؓ سے سنا جس سال کہ انہوں نے حج کیا۔ انہوں نے منبر پر سے اپنے محافظ کے ہاتھ سے بالوں کا ایک گچھا پکڑا اور کہا: اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ اس طرح کی چیزوں سے منع فرماتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل تبھی ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے ان کا استعمال شروع کر دیا۔''

فوائد و مسائل: ① بالوں کو دوسرے بال لگا کر لمبا کرنا حرام ہے جیسے کہ آج کل وگ کا رواج ہے۔ ② اللہ کی شریعت اور انبیاء ؊ کی تعلیم سے بغاوت کی بنا پر قومیں ہلاک کر دی جاتی ہیں۔

٤١٦٨- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ... عن عُبَيْدِ اللهِ ... قَالَ: لَعَنَ ... لَعَنَ اللهُ

سُنَنِ ابُو داود (اردو)

کتاب الطہارۃ —— کتاب صلوۃ السفر

تالیف: امام ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی ؒ

ترجمہ و فوائد: فضیلۃ الشیخ ابو عمار عمر فاروق سعیدی حفظہ اللہ

تحقیق و تخریج: حافظ ابو طاہر زبیر علی زئی ؒ

نظر ثانی و تسہیل: حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ



وَسَنَدُهٗ صَحِيح

٤١٦٨ـ تخريج: أخرجه البخاري، اللباس، باب ... تحريم فعل الواصلة والمستوصلة ... الخ، ح: ٢١٢٤ ...

٤١٦٩ـ تخريج: أخرجه البخاري، اللباس، باب ... فعل الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة ....

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
امیر المؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

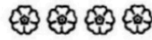
سیدنا معاویہؓ کی عاجزی

سیدنا معاویہؓ کو آتا دیکھ کر احترام میں کھڑے ہونے والوں کو آپؓ نے بٹھا دیا یہ کہہ کر کہ محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس سے منع فرمایا ہے

(ترمزی:2755/ مسند احمد 11893 و سندہ صحیح)

رواج کو علت جواز ٹھہراتے ہیں، وہ سخت احمق ہیں اس لیے کہ احادیث صحیحہ کے مقابل میں قیاس مجتہدین بھی قابل قبول نہیں ہے، رواج و معمول کی کیا اصل ہے۔ شعر:

گفتن برخورشید کہ من چشمۂ نورم　　دانند بزرگان کہ سزاوار سہانیست



(٢٧٥٥) عَنْ أَبِی مِجْلَزٍ قَالَ : خَرَجَ مُعَاوِيَةُ فَقَامَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ صَفْوَانَ حِينَ رَأَوْهُ فَقَالَ اجْلِسَا، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٤٦٩٩)

ترجمہ: روایت ہے ابومجلز سے کہا کہ باہر نکلے معاویہ، سو کھڑے ہو گئے عبداللہ بن زبیر اور ابن صفوان ان کو دیکھ کر تو فرمایا حضرت معاویہؓ نے: بیٹھ جاؤ تم دونوں اس لیے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جس کو خوش لگے اور پسند آئے یہ کہ کھڑے رہیں لوگ اس کے سامنے تصویر کی طرح تو وہ اپنی جگہ ڈھونڈ لے دوزخ میں۔

فائدہ : اس باب میں ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے حبیب سے انہوں نے ابومجلز سے انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

مترجم: سبحان اللہ تقویٰ اور پرہیزگاری کے یہ معنی ہیں کہ باوجود اس کے کہ حضرت معاویہ امیر شام تھے مگر ذرا سی تعظیم اپنی خلافِ سنت گوارا نہ کی اور فوراً ایسے جلیل القدر لوگوں سے بھی جب خلافِ شرع ایک امر صادر ہوا ان کو روک دیا اور باز رکھا۔ افسوس ہے ہمارے اخوان زمان اور مشائخ دوران پر کہ اگر ان کی تعظیم کو کوئی بھولے سے کھڑا نہ ہو تو لڑنے کو تیار ہوں اور قصداً اگر اس فعل کو خلاف سنت جان کر ترک کرے تو ان کے نزدیک مورد تکفیر ہو اور قابل تعزیر۔



١٤ ـ بَابُ: مَا جَاءَ فِی تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ

ناخن تراشنے کے بیان میں



(٢٧٥٦) عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: الْإِسْتِحْدَ... الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ)). (اسناده صحيح) ارواء الغليل (٧٣) آداب...

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: پانچ چیزیں فطرت ... لینا، اور ختنہ، اور مونچھیں کترنا اور بغل کے بال اکھاڑنا، اور ناخن تراشنا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

امیرالمؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کی تھی کہ اے اللہ ان کو ھادی ومھدی بنا دے،یعنی یہ خود ہدایت یافتہ ہوں اور ان کے سبب لوگ بھی ہدایت پائیں

امام ترمذی فضائل معاویہ رضی اللہ عنہ کا باب قائم کرتے ہوئے

٤٧۔ باب: مَنَاقِبُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ

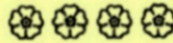
مناقب معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے

(٣٨٤٢) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ)).

(اسناده صحيح) تخريج المشكاة (٦٢٣) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٩٦٩)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ اصحاب رسول اللہ ﷺ میں تھے کہ نبی ﷺ نے معاویہ کے لیے دعا کی کہ یا اللہ اس کو ہدایت پر اور ہدایت یافتہ کر دے اور لوگوں کو اس سے ہدایت کر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



تحقیق وتخریج شدہ جدید ایڈیشن

وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ

جامع ترمذی

مترجم اردو

جلد دوم

www.KitaboSunnat.com

تالیف للامام الحافظ محمد بن عیسیٰ الترمذی

ابواب القدر — ابواب العلل　　حدیث 2133 — 3956

3842

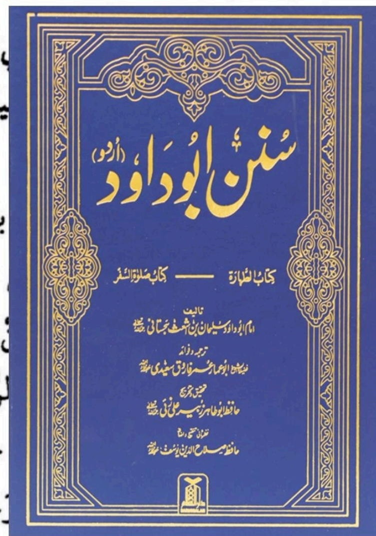
وسندہ صحیح

سیدنا معاویہؓ کا حدیث پر فوری عمل کرنا

سیدنا معاویہؓ کا رومیوں سے جنگ بندی کا معاہدہ تھا جب معاہدہ ختم ہونے کے قریب آیا تو سیدنا معاویہؓ اپنی فوج لے کر انکی طرف نکل پڑے کہ جیسے ہی معاہدہ ختم ہو حملہ کر کے رومیوں کو اڑا دیا جائے مگر ایک صحابیؓ وہاں آ گئے انہوں نے ایک حدیث سنائی کہ جب معاہدہ ختم ہو جائے تو بھی ایک دفعہ دشمن کو آگاہ کرنا ضروری ہے اسکے بعد کوئی قدم اٹھا سکتے ہیں سیدنا معاویہؓ یہ حدیث سن کر حملہ کیے بغیر فوج لے کر واپس لوٹ آئے

... الإمَامِ
... ير نَحْوَهُ

باب:۱۵۲-معاہدہ کے دنوں میں امام اگر دشمن کی جانب کوچ کرے تو (روانہیں)



... بْنُ عُمَرَ
... الْفَيْضِ،
... حِمْيَرَ -
... الرُّومِ عَهْدٌ
... حَتَّى إذَا
... رَجُلٌ عَلَى
فَرَسٍ أو بِرْذَوْنٍ وَهُوَ يَقُولُ: اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، وَفَاءٌ لا غَدْرٌ، فَنَظَرُوا فإذَا عَمْرُو ابنُ عَبَسَةَ، فَأَرْسَلَ إلَيْهِ مُعَاوِيَةُ فَسأَلَهُ فقال: سَمِعْتُ رَسُولَ الله ﷺ يَقُولُ: «مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلا يَشُدَّ عُقْدَةً وَلا يَحُلَّهَا حتَّى يَنْقَضِيَ أَمَدُهَا، أَوْ يَنْبِذَ إلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ»، فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ.

۲۷۵۹-حضرت سلیم بن عامر رحمہ اللہ سے روایت ہے اور یہ قبیلۂ حمیر سے تھے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور رومیوں کے درمیان معاہدہ (صلح و امن) ہو چکا تھا اور (معاویہ رضی اللہ عنہ ان ایام معاہدہ میں) ان کے علاقوں کی طرف کوچ کر رہے تھے تاکہ جونہی معاہدے کی مدت ختم ہو (اچانک) ان پر چڑھائی کر دیں، تو عربی گھوڑے یا ترکی گھوڑے پر سوار ایک شخص ان کی طرف آیا۔ وہ: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ، وفاداری ہو، غدر نہیں، پکارتا آ رہا تھا۔ لوگوں نے دیکھا تو وہ صحابیٔ رسول حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ تھے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بلوایا اور پوچھا، تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جس کا دوسری قوم سے کوئی معاہدہ ہو تو وہ اس وقت تک کوئی نیا معاہدہ نہ کرے اور نہ اسے ختم کرے جب تک کہ پہلے معاہدے کی مدت باقی ہو یا برابری کی سطح پر اسے توڑنے کا اعلان کر دے۔'' چنانچہ معاویہ رضی اللہ عنہ لوٹ آئے۔

فائدہ: اختتام معاہدے کے فوراً بعد اچانک چڑھائی کرنا دھوکے میں شمار کیا گیا ہے۔ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اسلام اور مسلمانوں کے لیے اندھی عصبیت میں مبتلا نہ تھے بلکہ اس کے تمام اصول وضوابط کو ہر حال میں پیش نظر رکھتے تھے۔

(المعجم ۱۵۳) - بَابٌ: فِي الْوَفَاءِ لِلْمُعَاهَدِ وَحُرْمَةِ ذِمَّتِهِ (التحفة ۱٦٥)

باب:۱۵۳-ذمی سے کیے گئے عہد کی وفا کرنے اور اس کے ذمہ کی حرمت کا بیان

۲۷۵۹-تخريج: [إسناده صحيح] أخرجه الترمذي، السير، باب ماجاء في الغدر، ح: ۱۵۸۰ من حديث شعبة به، وقال: "حسن صحيح"، وصححه ابن حبان، ح: ۱٦۸۱.

امیرالمؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

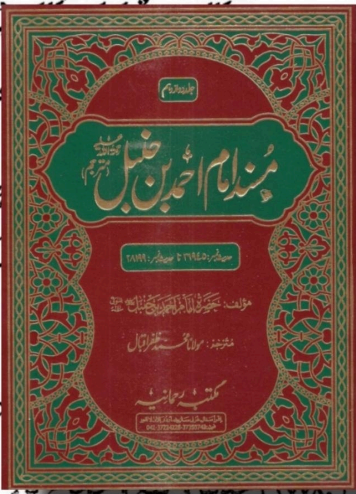
فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

حضرت وائل بن حجرؓ جو ۹ ھجری کے لگ بھگ اسلام لائے تھے اس وقت یہ حمیر کے شہزادے تھے اور ابھی اسلام کے آداب سے مکمل واقف نہ تھے انکو نبی ﷺ نے کچھ زمین دی اور جنابِ سیدنا معاویہؓ کی ڈیوٹی لگائی کہ وہ زمین انکے حوالے کرنے انکے ساتھ جائیں, راستے میں انکی طرف سے اچھا سلوک نہ ہوا مگر بعد میں سیدنا معاویہؓ خلیفہ بن گئے تو یہی وائل بن حجر آپ سے ملنے آئے تو آپ نے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ استقبال کیا اور اپنے ساتھ تخت پر بٹھا لیا یہاں تک کہ وائل بن حجر کو اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ کاش میں بھی اس دن آپکو اپنے ساتھ اونٹ پہ بٹھا لیتا

...دُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مِرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي ... اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا غَادُونَ عَلَى يَهُودَ فَلَا تَبْدَؤُوهُمْ بِالسَّلَامِ فَإِذَا سَلَّمُوا

وَسَندُہٗ حَسَن

...سے مروی ہے کہ ایک دن نبی علیہ السلام نے ارش... کے ...رکرنا، اور جب وہ تمہیں سلام کریں تو تم صرف...



حَدِيثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی اللہ عنہ

...حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۷۷۸۰) ... حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ خَثْعَمَ يُقَالُ لَهُ سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ نَصْنَعُهُ دَوَاءً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هِيَ دَاءٌ [راجع: ۱۸۹۹۵].

(۲۷۷۸۰) حضرت سوید بن طارق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بارگاہِ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ہم لوگ انگوروں کے علاقے میں رہتے ہیں، کیا ہم انہیں نچوڑ کر (ان کی شراب) پی سکتے ہیں؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا نہیں، نے عرض کیا کہ ہم مریض کو علاج کے طور پر پلا سکتے ہیں؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا اس میں شفاء نہیں بلکہ یہ تو نری بیماری ہے۔

(۲۷۷۸۱) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَهُ أَرْضًا قَالَ فَأَرْسَلَ مَعِي مُعَاوِيَةَ أَنْ أَعْطِهَا إِيَّاهُ أَوْ قَالَ أَعْلِمْهَا إِيَّاهُ قَالَ فَقَالَ لِي مُعَاوِيَةُ أَرْدِفْنِي خَلْفَكَ فَقُلْتُ لَا تَكُونُ مِنْ أَرْدَافِ الْمُلُوكِ قَالَ فَقَالَ أَعْطِنِي نَعْلَكَ فَقُلْتُ انْتَعِلْ ظِلَّ النَّاقَةِ قَالَ فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ مُعَاوِيَةُ أَتَيْتُهُ فَأَقْعَدَنِي مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ فَذَكَّرَنِي الْحَدِيثَ فَقَالَ سِمَاكٌ فَقَالَ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ حَمَلْتُهُ بَيْنَ يَدَيَّ [قال الترمذی: حسن صحیح. قال الألبانی: صحیح (ابو داود: ۳۰۵۸ و ۳۰۵۹، الترمذی: ۱۳۸۱). قال شعیب: اسناده حسن].

(۲۷۷۸۱) حضرت وائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے زمین کا ایک ٹکڑا انہیں عنایت کیا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو میرے ساتھ بھیج دیا تا کہ وہ اس حصے کی نشاندہی کر سکیں، راستے میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ مجھے اپنے پیچھے سوار کر لو، میں نے کہا کہ تم بادشاہوں کے پیچھے نہیں بیٹھ سکتے، انہوں نے کہا کہ پھر اپنے جوتے ہی مجھے دے دو، میں نے کہا کہ اونٹنی کے سائے کو ہی جوتا سمجھو، پھر جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہو گئے اور میں ان کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا، اور مذکورہ واقعہ یاد کروایا، وہ کہتے ہیں کہ اس وقت میں نے سوچا کہ کاش! میں نے انہیں اپنے آگے سوار کر لیا ہوتا۔

امیر المؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

سیدنا معاویہؓ منبروں سے لوگوں کو کلمات و دعائیں سکھایا کرتے تھے

(مسند احمد: 18319 و سندہ صحیح)

وَلَهُ الْحَمْدُ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ قَالَ وَرَّادٌ ثُمَّ وَفَدْتُ بَعْدَ ذَلِكَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَسَمِعْتُهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَأْمُرُ النَّاسَ بِذَلِكَ الْقَوْلِ وَيُعَلِّمُهُمُوهُ [صححه البخاری (٦٦١٥)، ومسلم (٥٩٣)، وابن خزيمة: (٧٤٢)]. [انظر: ١٨٣٤١، ١٨٣٦٧، ١٨٣٧٦، ١٨٣٨٥، ١٨٤٢٢].

(۱۸۳۱۹) حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا ''جوان کے کاتب ورّاد نے لکھا تھا'' کہ میں نے نبی علیہ السلام کو سلام پھیرتے وقت یہ کلمات کہتے ہوئے سنا ہے اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، حکومت اسی کی ہے اور تمام تعریفیں بھی اسی کی ہیں، اے اللہ! جسے آپ دیں اس سے کوئی روک نہیں سکتا، اور جس سے روک لیں، اسے کوئی دے نہیں سکتا، اور آپ کے سامنے کسی مرتبے والے کا مرتبہ کام نہیں آ سکتا، ورّاد کا کہنا ہے کہ اس کے بعد ایک مرتبہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے برسر منبر انہیں لوگوں کو یہ کلمات کہنے کا حکم دیتے ہوئے سنا، وہ لوگوں کو یہ کلمات سکھا رہے تھے۔

(١٨٣٢٠) حَدَّثَنَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ قَرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ فَنِيحَ عَلَيْهِ فَخَرَجَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ قَالَ مَا بَالُ النَّوْحِ فِي الْإِسْلَامِ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ أَلَا وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنْ النَّارِ [صححه البخاری (١٢٩١)، ومسلم (٤)]



...ب نامی ایک انصاری فوت ہو گیا، اس پر آہ و بکاء شروع ہو گئی، حضرت مغیرہ ...ی حمد و ثناء کرنے کے بعد فرمایا اسلام میں یہ کیسا نوحہ؟ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ ...دمی پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے، یاد رکھو! جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر ... چاہئے۔

... اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يُنَحْ عَلَيْهِ يُعَذَّبْ بِمَا يُنَاحُ بِهِ عَلَيْهِ

...)]. [انظر: ١٨٣٨٩، ١٨٤٢٦].

...تے ہوئے سنا ہے جس شخص پر نوحہ کیا جاتا ہے، اسے اس نوحے کی وجہ سے

... الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ... سَفَرٍ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ... قَالَ لَا إِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ ثُمَّ لَمْ أَمْشِ حَافِيًا بَعْدُ ثُمَّ صَلَّى

امیرالمؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

روافض ایک جھوٹ یہ بھی پھیلاتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فضائل معاویہؓ کا انکار کیا ہے حالنکہ یہ سفید جھوٹ ہے ایسا کچھ ان سے صحیح سند سے ثابت نہیں بلکہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی مشہور کتاب فضائل صحابہؓ میں فضائل معاویہؓ بن ابی سفیانؓ" کا باب قائم کیا ہوا ہے اور اس باب کے تحت سیدنا معاویہؓ کے فضائل بیان کیے ہوئے ہیں

(١٧٤٧) حدثنا عبدالله قثنا أبي قثنا وكيع قثنا نافع بن عمرو عبدالجبار ابن ورد عن ابن أبي مليكة قال قال طلحة بن عبيدالله سمعت رسول الله ﷺ يقول نعم أهل البيت عبدالله وأبو عبدالله وأم عبدالله .

فضائل معاوية بن أبي سفيان (١) رضي الله عنهما

(١٧٤٨) حدثنا عبدالله قال حدثني أبي قثنا عبدالرحمن عن معاوية عن يونس بن سيف عن الحارث بن زياد عن أبي رهم عن العرباض بن سارية السلمي ...مان قال هلموا

...لسند (١ : ١٦١)

...ارقطني وقال البزار

... الثقات وقال أدرك

... مختلف في صحبته

...رشي الأموي، ولد قبل
...ظهره عام الفتح سنة ٨ ،
... جيش تحت امرة أخيه

... موت أخيه يزيد، ولما
...ما وقعت الفتنة الكبرى
...ان فحارب عليا وانتهى
... ابنه الحسن سلم الخلافة
...ه أمصار كثيرة ودامت

... ١٤٦)، الإصابة (٣ :
=

جامعة أم القرى
مركز البحث العلمي وإحياء التراث الإسلامي
كلية الشريعة والدراسات الإسلامية
مكة المكرمة



من تراثنا الإسلامي
الكتاب الثامن والعشرون

كتاب فضائل الصحابة

للإمام
أبي عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل
(١٦٤ - ٢٤١ هـ)

حققه وخرج احاديثه
وصي الله بن محمد عباس

الجزء الأول

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

امیر المؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب سنن الترمذي میں مَنَاقِبِ مُعَاوِيه بن أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰہ عَنْهُ کا باب قائم کیا ہے

وَكَانَتْ لِي هُرَيْرَةٌ صَغِيرَةٌ ، فَكُنْتُ أَضَعُهَا بِاللَّيْلِ فِي شَجَرَةٍ ، فَإِذَا كَانَ النَّهَارُ ذَهَبْتُ بِهَا مَعِي ، فَلَعِبْتُ بِهَا ، فَكَنَّوْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ .

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

• [٤١٩٥] حدثنا قُتَيْبَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ ، عَنْ أَخِيهِ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : لَيْسَ أَحَدٌ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنِّي إِلَّا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو ؛ فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ ، وَكُنْتُ لَا أَكْتُبُ .

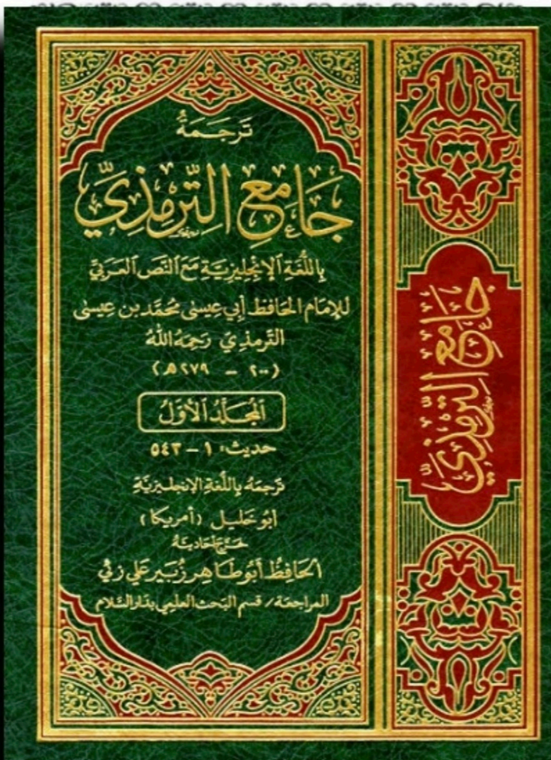
هَذَا[1] حَدِيثٌ

١١٧- مَنَاقِبُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ

○ [٤١٩٦] حدثنا مُحَ ... بْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمِيرَةَ ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ : «اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا ، وَاهْدِ بِهِ» .

هَذَا حَدِيثٌ[3] حَسَنٌ غَرِيبٌ .

○ [٤١٩٧] حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ ال... عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ حَلْبَسٍ ، عَنْ أَبِي إِدْرِ...



• [٤١٩٥] [التحفة : خ ت س ١٤٨٠٠] ، وتقدم برقم : (٢٨٧٢) .

(١) قبله في (ف٢/ ٢٩٥) ، (ع/ ٢٧٠) ، (ك/ ٨٨٤) : «قال أبو ع...

(٢) قوله : «هذا حديث حسن صحيح» من (ف٢/ ٢٩٥) ، (ك/...

وفي (ف٤/ ٢٠١) ، (ع/ ٢٧٠) : «هذا حديث غريب ص... صحيح» .

○ [٤١٩٦] [التحفة : ت ٩٧٠٨] .

(٣) من (ف ٤ / ٢٠١) ، (ف ٥ / ٤٢٩) ، (ف ٧ / ٢٥٤) ، (... (ف٢/ ٢٩٥) ، (ك/ ٨٨٤) .

○ [٤١٩٧] [التحفة : ت ١٠٨٩٢] .

حق کے مطابق فیصلہ کرنے والے
سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر حق کے مطابق فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

(سیر اعلام النبلاء 150/3)

على منبري ، فاقبلوه ، فإنَّه أمينٌ مأمون »[١] .

هذا كذب . ويقال : هو معاوية بن تابوه المنافق.

قال سعيدُ بنُ عبد العزيز : لما قُتِلَ عثمانُ ، ووقع الاختلاف ، لم يكن للنَّاس غزوٌ حتى اجتمعوا على معاوية ، فأغزاهم مراتٍ . ثم أغزى ابنه في جماعةٍ من الصحابة برّاً وبحراً حتى أجاز بهم الخليج ، وقاتلوا أهل القسطنطينية على بابها ، ثم قفل[٢] .

اللیث عن[٣] بكيرٍ ، عن بسر بن سعيد ، أنَّ سعد بنَ أبي وقاص قال : ما رأيتُ أحداً بعد عثمان أقضىٰ بحقٍّ من صاحب هذا الباب ، يعني معاوية[٤] .

أبو بكر بن أبي مريم : عن ثابت مولى سفيان : سمعتُ معاويةَ ، وهو يقول : إني لستُ بخيركم ، وإنَّ فيكم من هو خير مني : ابن عمر ، وعبد الله ابن عمرو وغيرهما . ولكني عسيتُ أن أكونَ أنكاكم في عدوِّكم ، وأنعمكم لكم ولايةً ، وأحسنكم خُلقاً[٥] .

سير أعلام النبلاء

تصنيف

الجزء الثالث

شعيب الأرناؤوط

مؤسسة الرسالة

عقيل ، ومَعْمَر ، عن الزُّهري ، حدّ...

---

(١) أخرجه الخطيب في « تاريخه » ١ / ٢٥٩ من طر...
الغازي ، عن الحسن بن كثير ، عن بكر بن أيمن القيس...
الزبير ، عن جابر ، وقال : لم أكتب هذا الحديث إلا من ...
إسحاق وأبي الزبير كلهم مجهولون .

(٢) أخرجه أبو زرعة في « تاريخ دمشق » ١/...
إبراهيم ، عن الوليد بن مسلم ، عن سعيد بن عبد العزيز...

(٣) تحرفت في المطبوع إلى « بن » وكانت الجملة...
فحرف « قفل » إلى « نقل » وجعلها من جملة الخبر ال...

(٤) ابن عساكر ١٦/٣٦٣/آ . وقد تحرف في ...

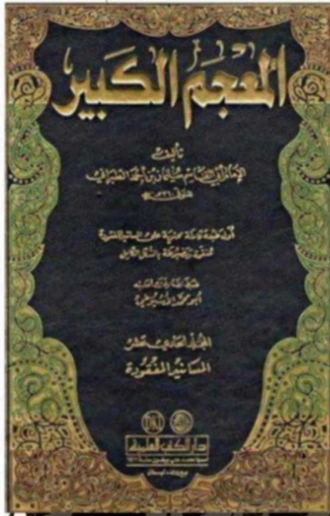
(٥) ابن عساكر ١٦/٣٦٣/ب .

رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

أول هذا الامر نبوة ورحمة ثم يكون خلافة ورحمة ثم يكون ملكا ورحمة ثم يكون امارة ورحمة

پہلے رحمت والی نبوت ہے، پھر رحمت والی خلافت، پھر کی رحمت والی بادشاہت اور پھر رحمت والی امارت ہوگی۔

(المعجم الكبير للطبرانی 88/11 وسنده حسن)



١١١٣٦ ـ حدثنا علي بن عبدالعزيز ثنا
اسماعيل النهدي ثنا الحسن بن صالح عن
ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم
اليدين والطول •

١١١٣٧ ـ حدثنا العباس بن الفضل الا
جعفر القتات قالا ثنا احمد بن يونس (ح)

وحدثنا محمد بن ابراهيم بن شبيب ا
اسماعيل بن عمرو البجلي قالا ثنا الحسن بن صالح عن مسلم بن
مجاهد عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم اعتمر في
رمضان •

١١١٣٨ ـ حدثنا احمد بن النضر العسكري ثنا سعيد بن حفص النفيلي ثنا موسى بن اعين عن ابن شهاب عن فطر بن خليفة عن مجاهد عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: « أول هذا الامر نبوة ورحمة ثم يكون خلافة ورحمة ثم يكون ملكا ورحمة ثم يكون امارة ورحمة ، ثم يتكادمون عليه تكادم الحمر ، فعليكم بالجهاد ، وان أفضل جهادكم الرباط ، وان افضل رباطكم عسقلان » •

١١١٣٩ ـ حدثنا محمد بن عمرو بن خالد الحراني حدثني ابي ثنا موسى بن اعين عن ابي الاشهب الكوفي عن اسماعيل بن

١١١٣٦ ـ قال في المجمع ٣/٢٨٠ وفيه مسلم بن كيسان الاعور وهو ضعيف لاختلاطه •

١١١٣٨ ـ قال في المجمع ٧/١٩٠ ورجاله ثقات •

١١١٣٩ ـ ورواه ابو داود ٢١٨٣ بسند صحيح كما قال الحافظ في الفتح ٩/٣٦٢ وسيأتي ١١١٥٧ •

امیرالمؤمنین خلیفہ راشد کاتب وحی سیدنا

فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں : "فتنے کے دور میں ہمیشہ میری یہ تمنا تھی کہ اللہ تعالیٰ میری عمر، معاویہ رضی اللہ عنہ کو لگا دے۔"

(الطبقات لابن ابی عروبہ الحرانی: 41 و سندہ صحیح)

نوادر الرسائل ٦

المنتقى من كتاب الطبقات

تأليف أبي عروبة الحسين بن محمد بن أبي معشر الحراني المتوفى سنة ٣١٨هـ

حققه إبراهيم صالح

دار البشائر للطباعة والنشر والتوزيع

سيرين، عن ابن عمر، قال[١]:

معاويةُ من أَحلم النَّاس. قالوا: يا ابا عبد الرحمن، أَبو... خيرٌ من معاوية، ومعاوية من أَحلم النَّاس. قالوا: عمر؟ ... معاوية، ومعاوية من أَحلم النَّاس.

● حدَّثنا فتح بن سَلُومة الرَّقِّيّ، ثنا مُبَشِّر الحلبي، عن ... عن أَبي هريرة، قال[٢]:

أَخذ النَّبيُّ ﷺ سهماً من كِنانته، فدفعه إلى معاوية، ... معاوية حتى تلقاني به في الجنَّة».

● حدَّثنا أَبو عبد الله الإسماعيليّ، ثنا حسين بن عليّ ... عبد الله بن نمير، عن الأعمش، عن مجاهد، قال[٣]:

لو رأَيتُم معاوية قلتُم: هذا المهديّ.

● حدَّثنا أَبو موسى وهلال بن بشر، قالا: ثنا محمد بن [خالد بن] عَثْمَة[٤]، أَخبرني سليمان بن بلال، أَخبرني علقمة بن أَبي علقمة[٥]، عن أُمّه[٥]، عن عائشة، قالت:

مازال بي ما رأَيتُ من أَمر النَّاس في الفتنة، حتى إني لأتمنَّى أَن يزيد الله عزَّ وجلَّ معاوية من عمري في عمره.

٢٩ـ سعيد بن العاص [بن سعيد بن العاص][٦] بن أُميَّة[٧] أَبي

---

(١) مختصر تاريخ دمشق ٢٥/ ٥٥، وانظر ٥٣.

(٢) مثله في مختصر تاريخ دمشق ٢٥/ ١٠. وبنصه في سير أَعلام النبلاء ٣/ ١٣٠.

(٣) مختصر تاريخ دمشق ٢٥/ ٥٣.

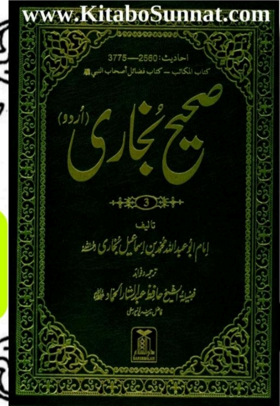
(٤) الزيادة للتوضيح؛ قال عنه أَبو حاتم: صالح الحديث. (تهذيب التهذيب ٩/ ١٤٢).

(٥) أَبو علقمة اسمه بلال المدني، مولى عائشة، وأُمه اسمها مرجانة. (تهذيب التهذيب ٧/ ٢٧٥).

(٦) الزيادة لازمة من مصادر ترجمته الآتية.

(٧) فوقها ضبة، إشارة إلى النقص.

سیدنا معاویہؓ صحابیؓ ہیں اور ایک صحابیؓ سے اللہ اتنا پیار کرتا ہے کہ صحابیؓ کو دیکھنے والے کو بھی جس نے دیکھا اسکی برکت و دعا سے مسلمانوں کو جنگ میں فتح دے دی [صحیح بخاری:3649] عقل مند کے لیے اشارہ ہی کافی ہوتا ہے اللہ نے اس حدیث کے ذریعے ایک صحابیؓ کا مقام و مرتبہ سمجھا دیا ہے اور جناب سیدنا معاویہؓ صحابیؓ ہیں اور آپکو جنت کی بشارت بھی ہے [صحیح بخاری"2924]



٦٢- کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ

نبی کریم ﷺ کے اصحاب کی فضیلت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

١- بَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، وَمَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ أَوْ رَآهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ

باب نبی کریم ﷺ کے صحابیوں کی فضیلت کا بیان۔

(امام بخاری نے کہا کہ) جس مسلمان نے بھی آنحضرت ﷺ کی صحبت اٹھائی یا آپ کا دیدار اسے نصیب ہوا ہو وہ آپ کا صحابی ہے۔

تشریح: جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ جس نے آنحضرت ﷺ کو ایک بار بھی دیکھا ہو وہ صحابی ہے بشرطیکہ وہ مسلمان ہو۔ بس آنحضرت ﷺ کو ایک بار دیکھ لینا ایسا شرف ہے کہ ساری عمر کا مجاہدہ اس کے برابر نہیں ہو سکتا۔ بعض نے کہا کہ اولیاء اللہ جن صحابہ کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتے ان سے مراد وہ صحابہ ہیں جو آپ کی صحبت میں رہے اور آپ سے استفادہ کیا اور آپ کے ساتھ جہاد کیا، مگر یہ قول مرجوح ہے۔ ہمارے پیرومرشد محبوب سبحانی حضرت سید جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کوئی ولی ادنیٰ صحابی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ (وحیدی)

٣٦٤٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيَقُولُونَ: فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ لَهُمْ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ. ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ. ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ)) [راجع: ٢٨٩٧]

(٣٦٤٩) ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے عمرو بن دینار نے بیان کیا اور انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ایک زمانہ آئے گا کہ اہل اسلام کی جماعتیں جہاد کریں گی تو ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا تمہارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے کوئی صحابی بھی ہیں؟ وہ کہیں گے کہ ہاں ہیں۔ تب ان کی فتح ہو گی۔ پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعتیں جہاد کریں گی اور اس موقع پر یہ پوچھا جائے گا کہ کیا یہاں رسول اللہ ﷺ کے صحابی کی صحبت اٹھانے والے (تابعی) بھی موجود ہیں؟ جواب ہو گا کہ ہاں ہیں اور ان کے ذریعہ فتح کی دعا مانگی جائے گی۔ اس کے بعد ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مسلمانوں کی جماعتیں جہاد کریں گی اور اس وقت سوال اٹھے گا کہ کیا یہاں کوئی بزرگ ایسے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے شاگردوں میں سے کسی بزرگ کی صحبت میں رہے ہوں؟ جواب ہو گا کہ ہاں ہیں تو ان کے ذریعہ فتح کی دعا مانگی جائے گی پھر ان کی فتح ہو گی۔